۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکے کا مسئلہ حدیث سے ثابت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ (ہم انبیاء کا گروہ کسی کو اپنا وارث نہیں بناتے ہم جو کچھ چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی وفات کے بعد پیش فرمایا اور تمام اہلِ ایمان نے اسے تسلیم کر لیا، لہٰذا اس مسئلہ پر تمام امت کا اجماع منعقد ہو گیا۔ حضرت علی نے اپنے دورِ خلافت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متروکہ اموال کو وقف رہنے دیا اور اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں فرمایا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی نازل کردہ شریعت پر اخلاص کے ساتھ عمل کر سکیں اور اسے نافذ اور غالب کر سکیں۔

؎ مستفسر کی توجہ اس حقیقت پر بھی رہنی چاہیے کہ نہ اگلے انبیاء دنیا میں جائیدادیں بنانے اور دولت کے انبار لگانے نہیں آتے، اُلٹا جو کچھ اُن کے پاس ہوتا ہے۔ اسے بھی دعوتِ حق کے لیے لگا دیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زمانے میں تجارت سے بڑی آمدنی ہوتی تھی، مگر سب کچھ راہِ خدا میں صرف ہو گیا۔ بعد کا دور ایسا ہے کہ حضور نے درویشانہ زندگی گزاری۔ اور جو کچھ مال بھی آپ کے پاس تھا اسے اسلامی ریاست کی ملکیت کی حیثیت سے قوم کی تحویل میں دے دیا، یعنی حضور کی ہر چیز مال اللہ (STATE PROPERTY) قرار پائی۔ باقی ان کے ورثا کو بیت المال سے بہت اچھے وظائف ملتے رہے۔ (مدیر)